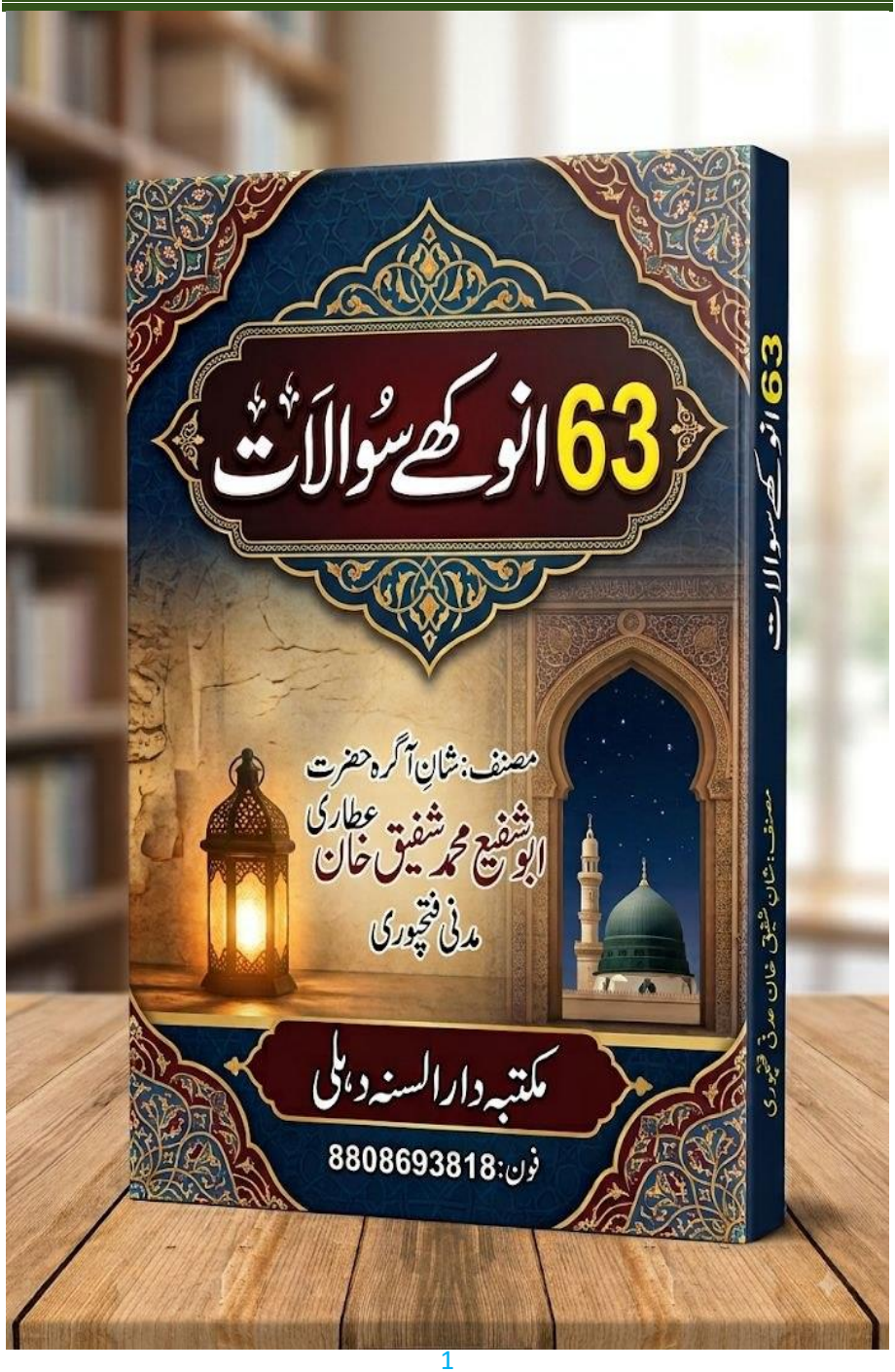
63 انوکھے سوالات
مصنف: شانِ آگرہ حضرت
ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری
مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
فون: 8808693818
63 انوکھے سوالات
مصنف: شانِ آگرہ حضرت ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

دلچسپ سوالات پر مشتمل کتاب بنام:

63 انوکھے سوالات

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

☆... اللہ پاک نے علومِ غیبیہ لوحِ محفوظ میں کیوں تحریر فرمایا؟

☆... بزرگوں کی وفات کو عرس کیوں کہتے ہیں؟

☆... ہر امت میں اولیاء کیوں ہوتے ہیں؟

☆... زنا حرام کیوں ہے؟

☆... مسلمان کو مصیبتیں کیوں پہنچتی ہیں؟

☆... نکاح میں گواہوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

☆... مردوں کو طلاق دینے کا اختیار کیوں دیا گیا؟

☆... آسمان وزمین میں سے کون افضل ہے؟

☆... رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی، اس کی پہچان کیسے ہو؟

☆... کس سال کی فروری ۲۹ اور ۲۸ کی ہوتی ہے؟

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

دلچسپ سوالات پر مشتمل کتاب بنام:

63انوکھے سوالات

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 9

نام ونسبت 9

دینی ماحول سے وابستگی 9

آغازِ تدریس وتصنیف 10

خلافت واجازت 10

خدمتِ دین 11

درود شریف کی فضیلت 12

سوال 1: وہ کون سے اعمال ہیں جن کی وجہ سے جنت سے نہیں روکا جائے گا؟ 13

سوال 2: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو کلمۂ طیبہ کیوں کہتے ہیں؟ 14

سوال 3: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کے کلمات جلد جلد کیوں کہے جاتے ہیں؟ . 14

سوال 4: فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دوبار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کیوں کہا جاتا ہے؟ 14

سوال 5: دنیا کی اشیاء کی کتنی قسمیں ہیں؟ 15

سوال 6: کون کون سی چیزیں عبادت ہیں؟ 16

سوال 7: بزرگوں کی وفات کو عرس کیوں کہتے ہیں؟ 16

سوال 8: ہر امت میں اولیاء اللہ کیوں ہوتے ہیں؟ 17

سوال9:جب جُنُبی کے لئے حالت جنابت میں روزہ رکھنا صحیح ہے تو حائضہ کے لئے بھی حالت حیض میں روزہ رکھنا صحیح ہونا چاہئے تھا، ایسا کیوں نہیں؟ 17

سوال10:دنیوی قانون پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟ 17

سوال11:زنا حرام کیوں ہے؟ 18

سوال12:جس شہر میں طاعون ہو اس شہر سے بھاگنا حرام کیوں ہے؟ 18

سوال13:محرم کے کھچڑے کو حلیم کہنا کیوں منع ہے؟ 19

سوال14:پانی، نمک اور آگ دینے سے دوسروں کو منع کیوں نہیں کرنا چاہئے؟ 20

سوال15:ذخیرہ اندوزی سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ 21

سوال16:بوقتِ ذبح الرّحمن الرّحیم کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ 21

سوال17:کھانے کا برتن، چاٹنے اور دھو کر اس کا پانی پینے کا حکم حدیث میں کیوں دیا گیا ہے؟ 22

سوال18:کھانے میں اگر مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دینے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ 22

سوال19:مسلمانوں کو مصیبت کیوں پہنچتی ہے حالانکہ وہ اللہ کو ماننے والے ہیں؟ 23

سوال20:صرفیوں کے یہاں صیغوں میں کن چیزوں سے ثقل لازم آتا ہے؟ 26

سوال21:صرفیوں کے یہاں صیغوں میں کن چیزوں سے خفت لازم آتی ہے؟ 28

سوال22:بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس کو غسل کیوں نہیں دے سکتا؟ 28

سوال23:شوہر کے مرنے کے بعد بیوی اس کو غسل کیوں دے سکتی ہے؟ 29

سوال24:نکاح میں گواہوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ 29

سوال 25: طلاق میں گواہوں کی ضرورت کیوں نہیں ہوتی؟ 30

سوال 26: امت کی بھول چوک معاف ہے تو بھولے سے طلاق دینے پر طلاق کیوں واقع ہو جاتی ہے؟ 30

سوال 27: وضو کا بچا ہوا پانی اور زمزم شریف کھڑے ہو کر کیوں پیا جاتا ہے؟ 31

سوال 28: نونِ تثنیہ اور تنوین میں کیا فرق ہے؟ 31

سوال 29: اللہ تعالی نے قرآنِ پاک میں دیگر چیزوں کی قسم کیوں اٹھائی ہے؟ 33

سوال 30: قبر پر اذان کیوں دی جاتی ہے؟ 33

سوال 31: عید الفطر کس دن ہو گی؟ جاننے کا کیا فارمولہ ہے؟ 34

سوال 32: حدیث میں تکیہ، خوشبو اور تیل کو لوٹانے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ 39

سوال 33: جن کو جن کیوں کہتے ہیں؟ 40

سوال 34: جنات کس دن پیدا ہوئے؟ 40

سوال 35: جنات کو کب پیدا کیا گیا؟ 41

سوال 36: سب سے پہلے صوف کا لباس کس نے پہنا؟ 41

سوال 37: ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کس دن ہو گی؟ معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ 41

سوال 38: سب سے پہلے گھوڑے پر کس نے سواری فرمائی؟ 42

سوال 39: سب سے پہلے ترازو کس نے قائم کیا؟ 43

سوال 40: سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ 43

سوال 41: سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟ 45

سوال 42: سب سے پہلے قرآن کا نام مصحف کس نے رکھا؟ 46

سوال 43: سب سے پہلے کس نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا؟ 46

سوال 44: سب سے پہلے زیتون کا درخت کہاں اگا؟ 46

سوال 45: سب سے پہلے لوحِ محفوظ میں کیا لکھا گیا؟ 47

سوال 46: سب سے پہلے چیچک کی بیماری عرب میں کب پیدا ہوئی؟ 48

سوال 47: سب سے پہلے کس نے چونے اور اینٹوں سے عِمارَت تعمیر کروائی؟ 48

سوال 48: دُنیا میں سب سے پہلا اخبار کہاں سے اور کون سا نکلا؟ 48

سوال 49: انسانی معلومات کا سب سے پہلا ذریعہ کون سا ہے؟ 49

سوال 50: اسلام میں مرتد کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ 49

سوال 51: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی معرفت کیوں نہیں ہوتی؟ 50

سوال 52: قرآنِ پاک میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا ہے؟ 50

سوال 53: غم دور ہونے اور عقل بڑھنے کا نسخہ کیا ہے؟ 51

سوال 54: زمین اور آسمان میں سے کون افضل ہے؟ 51

سوال 55: انسان کی زندگی میں خوشی کم اور غم زیادہ کیوں ہوتے ہیں؟ 53

سوال 56: بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق جدید سائنس کیا کہتی ہے؟ 53

سوال 57: رحم میں بچے کی کیسی حالت ہوتی ہے؟ 54

سوال58:رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی اس کی پہچان کیسے ہو گی؟..... 55

سوال59:علمِ غیبِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر عقلی دلائل کیا ہیں؟..... 56

سوال60:قمری (یعنی ہجری) مہینہ اور سال کتنے دنوں کا ہوتا ہے؟ 57

سوال61:عرب شریف میں ہندوستان کی بنسبت چاند ایک دن پہلے ہو جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟58

سوال62:کس عیسوی سال کی فروری ۲۹ اور کس عیسوی سال کی فروری ۲۸ دن کی ہوتی ہے؟ .. 59

سوال63:عیسوی تاریخ کا دن معلوم کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟..... 59

مصنف کی کتابوں کا تعارف 62

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

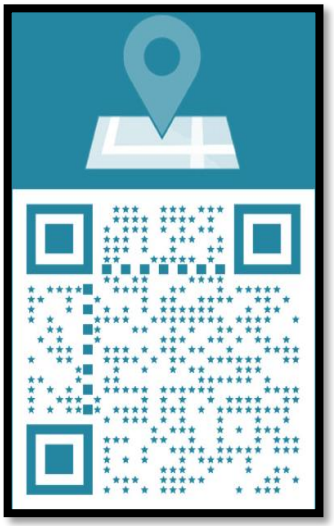

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

الصلوۃ و السلام علیك یا نبی اللہ وعلی الك و اصحابك یا نور اللہ

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے:زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو“۔

(الجامع الصغیر للسیوطی ،ص۲۸۰،حدیث:۴۵۸۰)

یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ محفل ہماری، مجلس ہماری، سجایا ہم نے، رقم خرچ کی ہم نے،اس کے لئے محنت کی ہم نے، ہم جیسے چاہیں ،جس سے چاہیں،اپنی مجلس کو آراستہ کریں،سجائیں،زینت دیں، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیوں فرمارہے ہیں کہ تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر سجایا کرو۔

لوگ ہماری تعریف کریں گے

اگر ہم نے اپنی مجلس کو قمقموں سے سجایا،دنیوی زیب وزینت کی چیزوں سے سجایا تو لوگ ہماری تعریف کریں گے، کہ واہ بھائی واہ! کیا محفل سجایا ہے؟ اور اس طرح ہمارا نام ہو گا، پس اگر ہم اپنی مجلس کو دنیوی زیب وزینت سے سجاتے ہیں تو ہمارا نام ہوتا ہے مگر! اگر ہم اپنی مجلس کو محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھ کر سجائیں تو ہمیں کیا ملے گا؟

سوال کا جواب چودہ سو سال پہلے دے دیا

تو اس سوال کا جواب اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے ہی ارشاد فرما دیا تھا کہ سنو!اگر تم اپنی مجلس کو دنیوی ساز و سامان اور زیب و زینت سے سجاؤ گے تو تمہیں صرف لوگوں کی تعریفیں ملیں گی،اور اگر تم اپنی مجلس کو مجھ پر درود پڑھ کر سجاؤ گے تو:فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ"کہ تمہارادرود پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہو گا۔"

جس وقت کوئی روشنی نہیں ہو گی،اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا،چاند و سورج بے نور ہو چکے ہوں گے،قیامت کے اس ہوش ربا ماحول میں تمہارا یہ درودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے نور یعنی روشنی ہو گا۔اللہ اکبر!

کتنا بڑا صلہ ملے گا

اور دنیوی زیب وزینت سے سجائی جانے والی مجلس پر لوگوں کی تعریف چند لمحے کی ہوں گی،یا چند دن،یا چند مہینے یا چند سال کی،یعنی لوگوں کی جانب سے ملنے والا صلہ اور بدلہ بہت جلد ختم ہو جائے گا،کچھ دن بعد لوگ ہمیں اور ہماری مجلس و محفل کو بھول جائیں گے،مگر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے کا صلہ پچاس ہزار سال تک نور کی صورت میں ملتا رہے گا،کیونکہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔اللہ اکبر!

(الجامع الصغیر للسیوطی ،ص۲۸۰،حدیث:۴۵۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال 1:وہ کون سے اعمال ہیں جن کی وجہ سے جنت سے نہیں روکا جائے گا؟

جواب:رسولِ اکرم،شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"جو قیامت کے دن پانچ چیزیں لے کر آئے گا اسے جنت سے نہ روکا جائے گا:(۱)اللہ

عزوجل(۲)اس کے دین(۳)اس کی کتاب(۴)اس کے رسول اور(۵)مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی۔" (کنزالعمال، قسم الاقوال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۷۱۹۹، ج۳، ص۱۶۶)

سوال2:لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو کلمۂ طیبہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: قرآنِ پاک میں فرمایا گیا:" **كَلِمَةً طَيِّبَةً** "(پ۱۳ ابراہیم ۲۴) اس کی تفسیر عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ کلمۃ طیبۃ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اس لئے اس کو کلمۂ طیبہ کہتے ہیں۔(فتاوی شارح بخاری جلد اول ص۲۰۸)

سوال3: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کے کلمات جلد جلد کیوں کہے جاتے ہیں؟

جواب:اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کے کلمات جلد جلد کہنے کی نقلی دلیل حدیثِ پاک ہے جیسے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو۔(مشکوۃ المصابیح باب الاذان، فصل اول، ص۶۳)

اس کی عقلی حکمت یہ ہے کہ تکبیر میں حاضرین مسجد کو اکٹھا کرنا ہوتا ہے جو پہلے نماز کے لئے تیار ہیں انہیں دیر تک اطلاع دینے کی ضرورت نہیں، جبکہ اذان میں غافلوں کو خبر دینا ہے، لہذا دیر تک آواز پہنچائی جائے تاکہ وہ نماز کے لئے حاضر ہو سکیں۔

(مراۃ جلد اول ص۳۹۱)

سوال4:فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دوبار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو بار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہا جاتا ہے اور اس کی دلیل حدیثِ پاک سے ہے چنانچہ الہدایہ میں منقول ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آرام فرماتھے اس وقت حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ نے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہاتو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کتنا اچھا کلمہ ہے اے بلال! تو اس کو اپنی اذان میں رکھ لے۔ (الہدایہ جلد اول ص ۷۰)

نیز اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کلمہ کو صرف فجر کی اذان میں ہی کہیں گے کیونکہ وہ نیند اور غفلت کا وقت ہوتا ہے۔ (الہدایہ جلد اول ص ۷۰)

سوال 5: دنیا کی اشیاء کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: دنیا کی اشیاء (یعنی چیزوں) کی پچیس اقسام ہیں: پانچ کا تعلق قضا و قدر (یعنی تقدیر) سے ہے، پانچ کا تعلق کوشش سے، پانچ کا تعلق عادت سے، پانچ کا تعلق فطرت اور پانچ کا تعلق وِراثت سے۔

(1)۔۔۔وہ پانچ اشیاء جن کا تعلق تقدیر سے ہے: (۱) رزق (۲) اولاد (۳) گھر والے (۴) عمر (۵) حکمران۔

(2)۔۔۔وہ پانچ چیزیں جن کا تعلق انسان کی اپنی کوشش سے ہے: (۱) لکھنے میں مہارت (۲) جنت (۳) دوزخ (۴) پاکدامنی (۵) گھڑ سواری میں مہارت۔

(3)۔۔۔وہ چیزیں جن کا تعلق عادت سے ہے: (۱) کھانا پینا (۲) سونا (۳) چلنا (۴) نکاح کرنا (۵) بول و براز (یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ) کرنا۔

(4)۔۔۔وہ پانچ چیزیں جن کا تعلق بندے کی ذات یا فطرت سے ہوتا ہے:(۱)زُہد (۲)ذہانت(۳)جانبازی(۴)خوبصورتی(۵)رعب ودَبدَبہ۔

(5)۔۔۔وہ پانچ چیزیں جن کا تعلق وراثت سے ہے:(۱)بھلائی(۲)سچائی(۳)امانت (۴)سخاوت(۵)لوگوں سے باہم تعلق قائم رکھنا۔(ریاض الصالحین ص۵۳۹۔۵۴۰)

سوال6:کون کون سی چیزیں عبادت ہیں؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ امامُ الْعٰبِدین،سلطانُ السّٰجِدین،سیِّدُ الطّٰلِحین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے:پانچ چیزیں عبادت ہیں:

(۱)۔۔۔قرآنِ کریم کی زیارت کرنا۔

(۲)۔۔۔کعبہ مُعظّمہ کی زیارت کرنا۔

(۳)۔۔۔والدین کی زیارت کرنا۔

(۴)۔۔۔آبِ زم زم کی زیارت کرنا اور یہ خطاؤں کو مٹادیتا ہے۔

(۵)۔۔۔عالِم کے چہرے کی زیارت کرنا۔

(تاریخ بغداد، حرف الحا،ذکر من اسمہ محمد واسم ابیہ الحسن، محمد بن الحسن بن ازھر ...الخ،۲/۱۹۰،حدیث:۶۱۸)

سوال7:بزرگوں کی وفات کو عرس کیوں کہتے ہیں؟

جواب:بزرگوں کی وفات کو عرس اس لئے کہتے ہیں کہ فرشتوں نے اس دن صاحبِ قبر کو عروس کہا ہے جیسے کی حدیث شریف میں آیا کہ وفات پانے والے بندے سے فرشتہ کہتا ہے نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعُرُوْس یعنی دلہن کی طرح سو جا،لہذا اس دن کا نام روزِ عرس ہے موت مؤمن کی شادی کا اور کافر کی گرفتاری کا دن ہے۔(مراۃ المناجیح جلد ۱ص ۱۳۵)

سوال8:ہر امت میں اولیاءاللہ کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: اولیاءاللہ کا وجود دین کی حقانیت کی دلیل ہے جس دین میں اولیاءاللہ ہوں وہ سچا ہے جیسے کہ جس درخت میں پھل پھول ہوں تو سمجھو کہ اس کی جڑ ہری ہے۔ جس نبی کی شریعت جس وقت تک تھی اس وقت تک وہاں اولیاءاللہ تھے منسوخ ہوتے ہی وہاں ولایت نہ رہی مسلمانوں کے صدہا فرقے ہیں مگر سوائے اہل سنت کے اولیاءاللہ کسی فرقہ میں نہیں پتا چلا کہ یہی مذہب برحق ہیں۔(مراۃالمناجیح جلد۸ص۱۷۵)

سوال9:جب جُنُبی کے لئے حالت جنابت میں روزہ رکھنا صحیح ہے تو حائضہ کے لئے بھی حالت حیض میں روزہ رکھنا صحیح ہونا چاہئے تھا،ایسا کیوں نہیں؟

جواب:اس کا جواب یہ ہے کہ روزہ نام ہے کھانے، پینے اور جماع سے رکنے کا،جنابت کی حالت میں ان تینوں سے رکنا پایا جاتا ہے جبکہ حیض کی حالت میں جماع سے رکنا روزہ کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ حیض کی وجہ سے ہوتا ہے،لہذا حالتِ حیض میں روزے اپنے تینوں اجزا کے ساتھ تام نہیں ہوگا اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

سوال10:دنیوی قانون پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب:وہ دُنیوی قانون جو خلافِ شَریعت نہ ہو اُس پر عمل کرنا ضَروری ہے کیوں کہ عمل نہ کرتے ہوئے پکڑے جانے کی صورت میں ذِلّت اُٹھانے، جھوٹ بولنے یا رشوت وغیرہ کے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلسنّت،مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد29صَفحَہ 93پر فرماتے ہیں:کسی جُرمِ قانونی کا ارتِکاب

کر کے اپنے آپ کو ذلّت پر پیش کرنا بھی منع ہے حدیث میں ہے،"جو شخص بِغیر کسی مجبوری کے اپنے آپ کو بخوشی ذِلّت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج 1 ص 147 حدیث 471)(چندے کے بارے میں سوال جواب ص ۱۰۲۔۱۰۳)

سوال 11: زنا حرام کیوں ہے؟

جواب: ایک عورت پر دو مردوں کا اجتماع صریح بے حیائی ہے، جسے انسان تو انسان جانوروں میں بھی جو سب سے خبیث تر ہے یعنی خنزیر وہی روا رکھتا ہے۔ حرمت زنا کی حکمت نسب کا محفوظ رکھنا ہے، ورنہ پتا نہ چلے گا کہ بچہ کس کا ہے۔ اگر عورت سے دو مردوں کا نکاح جائز ہو تو وہی قباحت جو زنا میں تھی یہاں بھی عائد ہو گی کہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ بچہ کس کا ہے۔(فتاوی رضویہ جلد ۱۱ ص ۳۰۲)

سوال 12: جس شہر میں طاعون ہو اس شہر سے بھاگنا حرام کیوں ہے؟

جواب: جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم، رؤف رحیم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار کو حرام فرمایا ان میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے تو بیمار ضائع ہو جائیں گے کہ ان کا کوئی تیماردار ہو گا نہ خبر گیر، پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا، اگر شرع مطہر طاعون میں مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذاللہ یہی بے بسی بیکسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے: "مقام طاعون سے بھاگ کر کہیں باہر نہ جاؤ، کیونکہ یہ تقدیر الٰہی سے بھاگنے کے مترادف ہے اور تاکہ بیمار ضائع نہ ہونے پائیں اس لئے کہ اس

افراتفری کے باعث مریضوں کی نگہبانی اور حفاظت کے لئے کوئی نہیں ہو گا اور مرنے والوں کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے لئے بھی کوئی نہ ہو گا۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۳۰۳۔۳۰۴)

(ارشاد الساری شرح البخاری کتاب الطب باب مایذکر فی الطاعون دار الکتاب العربی بیروت ۸ / ۳۸۵)

سوال 13: محرم کے کھچڑے کو حلیم کہنا کیوں منع ہے؟

جواب: ایک بہت مشہور کھانا جسے عام طور پر "حلیم" کہا جاتا ہے لیکن امیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھا گیا کہ اسے "کھچڑا" کہتے ہیں۔ جب آپ سے اس کی حکمت دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا، "حلیم" اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام بھی ہے اور مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں کھانے کی چیز کو اللہ عزوجل کے صفاتی نام سے پکاروں۔ (فکرِ مدینہ ص ۱۰۷)

نیز **"غیبت کی تباہ کاریاں"** میں لکھتے ہیں: بعض اوقات کسی دُنیوی شے پر مُتَبَرِّک الفاظ نہ بولنا بھی ادب ہوتا ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک صِفاتی نام حَلِیم عَزَّوَجَلَّ بھی ہے لہٰذا کھانے کی چیز کیلئے "حلیم" کا لفظ کہنا جائز ہونے کے باوُجُود بعض بند گانِ خدا کو اچّھا نہیں لگتا۔ اِس غِذا کو اُردو میں کھِچڑا بھی کہتے ہیں لہٰذا وہ یہی لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تذکرۃُ الاولیاء میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا: "یہ بَہُت لطیف ہے۔" غیب سے آواز آئی: "ہمارا نام سیب کیلئے اِستِعمال کرتے ہوئے حیا نہیں آئی!" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چالیس دن کیلئے اپنی یاد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب سے نکال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی (اپنے وطن) بِسطام (شہر کا نام) کا پھل نہیں کھاؤں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳۴) دیکھا آپ نے! "لَطِیف" کا ایک لفظی معنیٰ "عُمدہ" بھی ہے

مگر چُونکہ "لَطِیف" "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا صِفاتی نام ہے اس لئے سیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کو تَنبِیہ کی گئی۔(غیبت کی تباہ کاریاں ص۲۷۶)

سوال14: پانی، نمک اور آگ دینے سے دوسروں کو منع کیوں نہیں کرنا چاہئے؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے عرض کی، یارسول اللہ کس چیز کا منع کرنا جائز نہیں؟ فرمایا، پانی، نمک اور آگ، فرماتی ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ پانی تو یہی ہے جس کا معاملہ ہم جانتے ہیں، مگر نمک اور آگ میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا اے حمیراء! جو کسی کو آگ دے تو گویا اس نے وہ سب دیا جو (کھانا وغیرہ) آگ پکائے گی، اور جو کسی کو نمک دے تو گویا اس نے وہ سب کچھ صدقہ کیا جس کو اس نمک نے لذّت دی، اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب ہو تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور ایسی جگہ کسی مسلمان کو پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہ ہو تو گویا اس نے ایک غلام کو زندہ کر دیا۔(سنن ابن ماجہ، کتاب الرھون، باب المسلمون شرکاء في ثلاث، الحدیث:۲۴۷۴، ج۳، ص۱۸۷)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں، نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی، گھاس اور آگ میں اور اس کی قیمت (لینا) حرام ہے۔ ابو سعید نے فرمایا اس سے مراد جاری پانی ہے۔

(سنن أبي داود، کتاب البیوع والإجارات، باب في منع الماء، الحدیث:۳۴۷۷، ج۳، ص۴۸۴)

"یہاں پانی سے وہ پانی مراد ہے جو نہ کسی کی محنت سے حاصل ہوا ہو نہ کسی کے برتن میں بھرا ہو جیسے جنگل، بارش، سیلاب کا پانی مگر اپنی نہر، گھڑے، اپنی نالی کا پانی اس سے خارج

ہے۔ ایسے ہی گھاس سے وہ گھاس مراد ہے جو غیر مملوک زمین میں کھڑی ہو، اپنی مملوک زمین کی گھاس، ایسے ہی وہ گھاس جو کاٹ کر اپنے گھر میں رکھ لی مملوک ہے۔ آگ سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کو اپنے چراغ کی روشنی میں بیٹھنے، آگ تاپنے سے نہیں روک سکتے، یوں ہی اپنی شمع سے دوسرے کو شمع جلانے سے منع نہیں کر سکتے، بعض نے فرمایا کہ آگ سے مراد چقماق پتھر ہے لہٰذا ہر شخص اپنی آگ سے چنگاری لینے سے منع کر سکتا ہے کہ اس کی ملک ہے، اور اس سے آگ کم بھی ہو جاتی ہے"(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۴، ص۳۴۴)

سوال15: ذخیرہ اندوزی سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

جواب: علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:"ذخیرہ اندوزی کی حرمت میں حکمت عام لوگوں سے ضرر کو دور کرنا ہے جیسا کہ علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر ایک آدمی کے پاس کھانا ہو اور لوگوں کو اس کی سخت حاجت ہو تو ان سے ضرر دور کرنے کے لئے اسے بیچنے پر مجبور کیا جائے گا۔"(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد۱۔ ص۷۴)

سوال16: بوقتِ ذبح الرّحمن الرّحیم کیوں نہیں پڑھا جاتا؟

جواب: حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتِ بے پایاں کا تذکِرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "غور تو کرو کہ سورہ توبہ میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نہیں لکھی گئی اِسی طرح ذَبْح کے وَقْت پوری بسم اللہ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں بسم اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکبر، اِس میں کیا حکمت ہے؟ حکمت یہ ہے کہ سورہ توبہ میں اوّل سے آخِر تک جِہاد اور قِتال کا ذِکر ہے اور یہ کافِروں پر قَہْر ہے، اِسی طرح ذَبْح میں جانور کی جان لی جاتی ہے یہ بھی جَبر وقَہر کا وَقْت ہوتا ہے اس موقع پر رَحْمت کا ذِکْر نہ کرو۔ سبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ تو جو شخص پوری بسم

اللہ شریف یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کا وِرد کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خدا کے غَضَب سے محفوظ رہے گا۔(تفسیرِ نعیمی جلد اول ص ۴۳)

سوال17: کھانے کا برتن، چاٹنے اور دھو کر اس کا پانی پینے کا حکم حدیث میں کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں: "جو کھانے کا برتن چاٹے اور دھو کر اس کا پانی پی لے اُس کو ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب مِلتا ہے۔"
(اِحیاءُعُلوم الدین ج ۲ ص ۷)

برتن دھو کر پینے کے طبی فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کوئی سُنَّت خالی از حکمت نہیں، جدید سائنس بھی اب اعتِراف کرتی ہے کہ حیاتیات یعنی وٹامنز خُصُوصاً "وٹامن بی کمپلیکس" کھانے کے اُوپری حصّے میں کم اور برتن کے پَیندے میں زیادہ ہوتے ہیں نیز غذا میں موجود مَعدنی نَمکیات صِرف پیندے ہی میں ہوتے ہیں جو کہ برتن کو چاٹنے یا دھو کر پی لینے سے کئی اَمراض کے اِنْسِداد (اِنْ۔ سِ۔ داد) یعنی روک تھام کا باعث بنتے ہیں۔

سوال18: کھانے میں اگر مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دینے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: کھانے یا پینے کی کسی چیز میں مکّھی گر جائے تو اُس غذا کو پھینک دینا اِسراف و گناہ ہے مکّھی کو غَوطہ دے کر نکال دیجئے اور وہ غذا بِلا تکلُّف استِعمال کیجئے۔ چُنانچِہ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لَبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، "جب کھانے میں مکّھی گر جائے تو اِسے غَوطہ دے دو (اور پھینک دو) کیوں کہ اِس کے ایک بازو

میں شِفا ہے اور دُوسرے میں بیماری، کھانے میں گِرتے وَقت پہلے بیماری والا بازو ڈالتی ہے لہٰذا پوری ہی کو غوطہ دے دو۔"(ابوداود، شریف ج۳ص۵۱۱حدیث ۳۸۴۴)

سائنس کا اعتراف

پیارے اِسلامی بھائیو! نگاہِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان! ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو کچھ مُلاحَظہ فرمالیا تھا اب سائنس بھی اِس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ چُنانچِہ سائنسدان اعتِراف کرتے ہیں کہ مکّھی کے ایک پر میں خطرناک وائرس (VIRUS) اور دوسرے میں دافِع وائرس(ANTI VIRUS) جراثیم ہوتے ہیں۔ مکّھی جب کبھی کسی کھانے یا مشروب یعنی چائے، دودھ یا پانی وغیرہ میں گرتی ہے تو وائرس والا پر پہلے ڈالتی ہے جس سے غذا میں وائرس پھیل جاتے ہیں اور کھانے والا بیماری کا شکار ہو سکتا ہے اب اگر مکّھی کو غَوطہ دے دیں تو دوسرے پر کے دافِع وائرس جَراثیم ان خطرناک جَراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں اور غذا بے ضَرر ہو جاتی ہے۔(آدابِ طعام ص۲۸۱۔۲۸۲)

سوال19: مسلمانوں کو مصیبت کیوں پہنچتی ہے حالانکہ وہ اللہ کو ماننے والے ہیں؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک نبی علیہ السَّلام نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض کی: اے میرے ربُّ العزّت! مومِن بندہ تیری اطاعت کرتا اور تیری معصیَّت (یعنی نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تُو اِس سے دنیا لپیٹ لیتا اور اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ اور کافِر تیری اطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعصیَّت (یعنی نافرمانی) پر جُرأت کرتا ہے لیکن تُو اس سے مصیبت کو دُور رکھتا اور اُس کیلئے دنیا کُشادَہ کر دیتا ہے (آخر اس میں کیا حکمت ہے؟) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحی فرمائی: بندے بھی میرے ہیں

اور مصیبت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حَمْد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں۔ مومن کے ذِمّہ گناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دنیا کو دُور کر کے اس کو آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مصیبت) اس کے گناہوں کا کَفّارہ بن جاتی ہے حتّٰی کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دُوں گا اور کافِر کی (دُنیوی اعتبار سے) کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اُس کیلئے رِزْق کُشادَہ کرتا اور مصیبت کو اُس سے دُور رکھتا ہوں تو یوں اُس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہوں حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اُس کے گناہوں کی اس کو سزا دوں گا۔ (اِحیاء العلوم ج4ص162)

مصیبت کی حکمت

حضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کہ بندہ کے لئے علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں جب کوئی مرتبہ کمال مُقَدَّر ہوتا ہے اور اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے پھر اِس پر صَبْر عطا فرماتا ہے یہاں تک اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی میں مقدَّر ہو چکا ہے۔

(سنن ابو داود، ص ۱۲۳ ار قم الحدیث ۳۰۹۰)

وہ عشقِ حقیقی کی لَذّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

کانٹا چُبھنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم نے فرمایا: کہ مسلمان کو

کوئی رنج، کوئی دُکھ، کوئی فِکْر، کوئی تکلیف، کوئی اَذِیَّت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چُبھے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اُس کے گناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔"

(بخاری شریف ج۷ ص۳ رقم الحدیث ۵۶۴۲،۵۶۴۱)

کیچڑ میں لِتھڑے ہوئے بچّہ سے درسِ عبرت

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ یہ ذِہن مت بنایئے کہ صِرف نیک بندوں ہی پر امتحان آتا ہے، بسا اوقات گنہگاروں کو بھی مصیبتوں میں مبتلا کر کے اُن کو گناہوں کی آلودَگیوں سے پاک کیا جاتا ہے۔ چُنانچہ:

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اپنی دلپذیر تقریر میں فرماتے ہیں: حضرتِ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی جگہ سے گزر رہے تھے، مُلاحظہ فرمایا کہ ایک بچّہ کیچڑ میں گر گیا ہے اور اس کے کپڑے و جسم لتھڑ گئے ہیں، لوگ دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں، کوئی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ کہیں دُور سے ماں نے دیکھا، دوڑتی ہوئی آئی، دو تھپّڑ بچّے کے لگائے، کپڑے اُتار کر دھوئے، اُسے غسل دیا۔ حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ دیکھ کر وَجد آ گیا اور فرمایا کہ یہی حال ہمارا اور رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا ہے۔ ہم گناہوں کی دَلدَل میں لِتھڑ جاتے ہیں، کسی کو کیا پرواہ! مگر رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا دریا جوش میں آتا ہے، ہم کو مصیبتوں کے ذَرِیعے دُرُست کیا جاتا ہے اور توبہ و عبادات کے پانی سے غسل دے کر صاف فرماتا ہے۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان یہ حکایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جب مہربان ماں کچھ سزا دے کر تنبیہ کر سکتی ہے تو خالق و مالک اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے بعض اوقات سزا دے کر اصلاح فرماتا ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص۱۲۷۔۱۲۹)

سوال20: صرفیوں کے یہاں صیغوں میں کن چیزوں سے ثقل لازم آتا ہے؟

جواب: صرفیوں کے یہاں صیغوں میں جن چیزوں کی وجہ سے ثقل لازم آتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔چند واؤ کا جمع ہونا جیسے وَوَوْجَلُ۔لہذا اس میں ایک واؤ کو تاء سے بدل کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے وَتَوْجَلُ۔

(۲)۔۔۔دو ہمزہ کا جمع ہونا جیسے اُأَكْرِمُ۔لہذا اس میں ایک ہمزہ کو حذف کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اُكْرِمُ۔

(۳)۔۔۔کسرہ سے ضمہ کی طرف خروج کرنا جیسے اِنْصُرْ۔لہذا اس میں حرفِ مکسور کو مضموم کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اُنْصُرْ۔

(۴)۔۔۔کلمۂ واحدہ میں چار حرکات کا جمع ہونا جیسے يَضْرِبُ۔لہذا اس میں ایک حرف کو ساکن کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے يَضْرِبُ۔

(۵)۔۔۔قلّتِ استعمال۔

(۶)۔۔۔تین نون کا جمع ہونا جیسے يَضْرِبْنَنَّ۔لہذا اس میں نونِ اوّل کے بعد الفِ فاصل لا کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے يَضْرِبْنَانِّ۔

(۷)۔۔۔متجانسین کا جمع ہونا جیسے فَرَرَ۔لہذا اس میں دونوں کا آپس میں ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے فَرَّ۔

(۸)۔۔۔متقاربین کا جمع ہونا جیسے اِطْتَلَبَ۔لہذا اس میں ادنی کو اعلی سے بدل کر ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِطَّلَبَ۔

(۹)۔۔۔یائے ضعیف پر ضمہ کا ہونا جیسے یَرْمِیُ۔لہذا اس میں یائے ضعیف کو ساکن کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے یَرْمِیْ۔

(۱۰)۔۔۔توالیٔ کسرات کا ہونا یعنی تین کسروں کا جمع ہونا جیسے اِیْتَسَرَ۔کہ یاء خود دو کسروں کے قائم مقام ہے اور ایک کسرہ ما قبل ہے۔لہذا اس میں یاء کو تاء سے بدل کر ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِتَّسَرَ۔

(۱۱)۔۔۔نونِ تثنیہ کا مضاف الیہ کے ساتھ جمع ہونا جیسے مُسْلِمَانِ یَ۔لہذا اس میں نونِ تثنیہ کو حذف کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمَایَ۔

(۱۲)۔۔۔نونِ جمع کا مضاف الیہ کے ساتھ جمع ہونا جیسے مُسْلِمُوْنَ یَ۔لہذا اس میں نونِ جمع کو حذف کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمُوْیَ۔

(۱۳)۔۔۔واؤ اور یاء کا جمع ہونا اور ان میں سے پہلے کا ساکن ہونا جیسے مُسْلِمُوْیَ۔لہذا اس میں واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمُیَّ۔

(۱۴)۔۔۔یاء کے ما قبل ضمہ کا ہونا جیسے مُسْلِمُیَّ۔لہذا اس میں یاء کے ما قبل کو کسرہ دے کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمِیَّ۔

(۱۵)۔۔۔حرفِ ضعیف کو حرکت دینا جیسے الف کو متحرک کرنا۔لہذا اس میں حرفِ ضعیف کو ساکن کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا۔

(۱۶)۔۔۔حرفِ علت پر کسرہ کا واقع ہونا جیسے وِشَائٌ۔لہذا اس میں حرفِ علت کو ہمزہ سے بدل کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِشَائٌ۔

(۱۷)۔۔۔واؤ ما قبل مکسور ہونا جیسے اِوْ تَصَلَ۔ لہذا اس میں واؤ کو تاء سے بدل کر ادغام کرکے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِتَّصَلَ۔ (صرف کے دلچسپ سوالات ص ۲۳۲۔۲۳۴)

سوال 21: صرفیوں کے یہاں صیغوں میں کن چیزوں سے خفت لازم آتی ہے؟

جواب: صرفیوں کے یہاں صیغوں میں جن چیزوں کی وجہ سے خفت لازم آتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔کسی حرف کو حذف کرکے جیسے تُاَکْرِمُ سے تُکْرِمُ۔

(۲)۔۔۔حرفِ مکسور اور حرفِ مضموم کو مفتوح کرنا۔

(۳)۔۔۔حرفِ صحیح کو حرفِ علت سے بدلنا جیسے تَقَضُّضَ سے تَقَضِّیَ۔

(۴)۔۔۔دو ہم جنس حرف میں ادغام کرنا جیسے مَدَدَ سے مَدَّ۔

(۵)۔۔۔متقاربین میں سے ادنی کو اعلی سے بدل دینا اور پھر ادغام کرنا جیسے اِطْتَلَبَ سے اِطَّلَبَ۔

(۶)۔۔۔کثرتِ استعمال کی وجہ سے کلمہ میں ردّوبدل کیا جاتا ہے۔

(صرف کے دلچسپ سوالات ص ۲۳۲۔۲۳۴)

سوال 22: بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس کو غسل کیوں نہیں دے سکتا؟

جواب: بیوی کے مرنے کے بعد شوہر کا نکاح فوراً ٹوٹ جاتا ہے، لہذا اس کی وہ بیوی اس کے لئے اجنبیہ ہو گئی اور اجنبیہ کے بدن کو چھونا حرام ہے، اور غسل میت میں بدن کو چھونا ہوتا ہے اس لئے شوہر اپنی بیوی کو اس کے مرنے کے بعد غسل نہیں دے سکتا۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: شوہر بعدِ وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے

مگر اُس کے بدن کو چُھونے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نِکاح مُنْقَطِع ہو جاتا(یعنی ٹوٹ جاتا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۲ص ۲۳۴)

سوال23:شوہر کے مرنے کے بعد بیوی اس کو غسل کیوں دے سکتی ہے؟

جواب: شوہر کے مرنے کے بعد بیوی کا نکاح فوراً نہیں ٹوٹتا بلکہ عدت گزرنے کے بعد ٹوٹتا ہے، پس جب نکاح نہیں ٹوٹا تو وہ اپنے شوہر کے لئے اجنبیہ نہ رہی، لہٰذا غسل دے سکتی ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں:اور عورَت جب تک عدّت میں ہے اپنے شوہرِ مُردہ کا بدن چُھو سکتی ہے، اُسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن(یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ نِکاح کی ضَرورت ہو صرف رُجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو)نہ ہو چکی ہو، اِس لئے کہ عدّت کی وجہ سے عورَت کے حق میں اس کا نِکاح باقی رہتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۲ص ۲۳۴)

سوال24:نکاح میں گواہوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

جواب: گواہوں کا فلسفہ یہ ہے کہ ایک لڑکی جس کو آج تک کسی نے آپ کے ساتھ نہیں دیکھا جو شادی کے بعد آپ کے ساتھ جارہی ہو، کسی کو معلوم نہیں ہے کہ یہ اس کے ساتھ کیوں پھر رہی ہے؟ یا کہیں بھی آپ لوگ پکڑے جائیں تو ثبوت کس طرح ملے گا کہ آپ میاں بیوی ہیں یا آپ کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ اس صورتِ حال میں آپ نکاح نامہ دیکھائیں گے تو وہ بھی اسی وقت مانا جائے گا جب اس پر گواہوں کی تصدیق ہو گی۔

کیونکہ گواہوں کی شرط نہ رکھی جاتی تو ہر زنا کرنے والا جوڑا بھی بعد میں کہہ دیتا ہم نے تو نکاح کر رکھا ہے۔ اگر گواہوں کی شرط نہ ہو تو کتنے ہی لوگ آپس میں نکاح کر کے عورتوں کو

استعمال کر کے چھوڑ دیتے اور بعد میں نکاح کا ہی انکار کر دیتے یا عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ایسا کر سکتی تھیں۔ دیگر معاملات میں بھی جہاں جہاں گواہوں کی شرط لگائی گئی ہے وہ کوئی بے معنی نہیں ہے، کیونکہ گواہی سے مشروط کرنے کی وجہ سے معاشرہ بہت سے فسادات سے بچ سکتا ہے، اگر گواہ اسلام کی شرائط کے مطابق ہوں۔ ویسے تو آج کل جھوٹے گواہوں کے ذریعے بھی ہر کالے کرتوتوں والے کو پاک صاف ثابت کر دیا جاتا ہے اور کئی بے گناہوں کو قصوروار ٹھہرا دیا جاتا ہے۔

سوال 25: طلاق میں گواہوں کی ضرورت کیوں نہیں ہوتی؟

جواب: طلاق کے لیے گواہ بنانا مستحب تو ہے تاکہ فریقین بعد میں جھوٹا دعویٰ نہ کر سکیں، تاہم گواہ بنائے بغیر بھی طلاق دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

کیونکہ مرد و عورت کے تعلقات (یعنی آپس میں رہنے) میں اصل فرقت (یعنی جدائی) ہے اور طلاق سے فرقت ہوتی ہے اس لئے گواہوں کی ضرورت نہیں کہ اصل میں کسی دلیل کی حاجت نہیں اور نکاح اصل (یعنی فرقت) کی ضد ہے اس لئے اس میں دلیل (یعنی گواہوں) کی ضرورت ہے۔

سوال 26: امت کی بھول چوک معاف ہے تو بھولے سے طلاق دینے پر طلاق کیوں واقع ہو جاتی ہے؟

جواب: بہت اچھا سوال ہے حدیثِ پاک میں آیا حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”اللہ نے میری امت کی بھول چوک سے درگزر کی اور جس پر وہ مجبور کیے جائیں۔“

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ خطا و نسیان کی صورت میں عصیان (یعنی گنہگار نہ ہونے) کی نفی ہے احکام کی نفی نہیں اسی لیے یہاں تجاوز فرمایا یعنی رب نے در گزر فرمائی لہذا بحالتِ خطا و نسیان اور مجبور کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔(مراۃ ج ۸ ص ۵۳۳) کیونکہ طلاق احکامات میں سے ہے۔

سوال 27: وضو کا بچا ہوا پانی اور زمزم شریف کھڑے ہو کر کیوں پیا جاتا ہے؟

جواب: وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ اسی طرح آبِ زم زم کو بھی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔ ان دونوں پانی کا حکم عام پانی کے حکم سے مستثنیٰ (یعنی جدا) ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہو کر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضا کی طرف سرایت کر جاتا ہے اور یہ مضر ہے، مگر یہ دونوں برکت والے ہیں اور ان سے مقصود ہی تبرک ہے، لہٰذا ان کا تمام اعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے۔

صاحبِ بہارِ شریعت فرماتے ہیں: بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ مسلم کا جھوٹا پانی بھی کھڑے ہو کر پینا چاہیئے، مگر میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا، صرف دو ہی پانیوں کا کتابوں میں استثناء مذکور پایا۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللہ۔(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۳۸۴)

سوال 28: نونِ تثنیہ اور تنوین میں کیا فرق ہے؟

جواب: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نونِ تثنیہ، تنوین کے قائم مقام ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح تنوین اضافت کے وقت گر جاتی ہے ایسے ہی نونِ تثنیہ بھی اضافت کے وقت گر جاتی ہے۔

لیکن نونِ تثنیہ کو تنوین کے قائم مقام سمجھنا غلط ہے کہ دونوں کے احکام جدا جدا ہیں اور کسی ایک چیز کا کسی دوسری چیز سے ایک یا دو امر میں مشابہ ہونا قائم مقام ہونے کی دلیل نہیں ہے، ورنہ تو فعل کو اسم کے قائم مقام ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح اسم مرفوع اور منصوب ہوتا ہے ایسے ہی فعل بھی مرفوع اور منصوب ہوتا ہے، پس اگرچہ تنوین اور نونِ تثنیہ بصورتِ اضافت ساقط ہونے میں یکساں ہیں مگر دیگر احکام میں جدا ہیں جیسے:

(۱)۔۔۔ تنوین الف ولام کی وجہ سے گر جاتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ الف ولام کی وجہ سے نہیں گرتا۔

(۲)۔۔۔ وقف کی صورت میں تنوین پڑھنے میں نہیں آتی جبکہ نونِ تثنیہ پڑھنے میں بہرِ حال آتی ہے۔

(۳)۔۔۔ تنوین حالتِ رفع میں دو پیش کی شکل میں اور حالتِ نصب میں دو زبر کی شکل میں اور حالتِ جر میں دو زیر کی شکل میں ہوتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ فی کلّ حالٍ مکسور ہوتا ہے۔

(۴)۔۔۔ تنوین واحد و جمع مکسر میں آتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ صرف صیغۂ تثنیہ میں آتا ہے۔

(۵)۔۔۔ تنوین صرف اسم پر آتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ اسم اور فعل دونوں میں آتا ہے۔

(۶)۔۔۔ تنوین کو نون ساکن کی صورت میں لکھ سکتے ہیں جبکہ نونِ تثنیہ کو تنوین کی صورت میں نہیں لکھا جاسکتا۔

(۷)۔۔۔تنوین نونِ ساکن ہوتا ہے جبکہ نونِ تثنیہ متحرک بالکسر ہوتا ہے۔

سوال 29: اللہ تعالی نے قرآنِ پاک میں دیگر چیزوں کی قسم کیوں اٹھائی ہے؟

جواب: اللہ تعالٰی جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی شَے کی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ شے (معاذاللہ) اللہ تعالٰی سے عظیم ہے، بلکہ حکمت یہ ہوتی ہے کہ اس چیز کو وہ شرف وعظمت نصیب ہو جائے جس کی وجہ سے عام لوگوں پر اس کا امتیاز قائم ہو اور لوگ محسوس کریں کہ یہ شے بنسبت دوسری چیزوں کے نہایت عظیم ہے نہ کہ وہ معاذاللہ بنسبت اللہ تعالٰی کے عظیم ہے۔(فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۵۵۸)

سوال 30: قبر پر اذان کیوں دی جاتی ہے؟

جواب: قبر پر اذان کہنے میں حکمت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے: "جب تم کسی جگہ آگ بھڑکتی ہُوئی دیکھو اور تم اسے بجھانے کی طاقت نہ رکھتے ہو، تو تکبیر کہو کہ اس تکبیر کی برکت سے وہ آگ ٹھنڈی پڑ جائے گی"۔

(الکامل فی الضعفاء الرجال از من اسمہ عبداللہ بن لہیعہ مطبوعہ مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل ۴/ ۱۴۶۹)

چونکہ عذابِ قبر بھی آگ کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے تم اپنے ہاتھ سے بجھانے کی طاقت نہیں رکھتے لہذا اللہ کا نام لو تکبیر کہو یعنی اذان دو تاکہ فوت ہونے والے لوگ دوزخ کی آگ سے خلاصی پائیں۔(فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۶۶۰)

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ قبر پر اذان دفعِ شیطان کے لیے دی جاتی ہے جیسے کہ حدیث میں ہے اذان جب ہوتی ہے شیطان ۳۶ میل بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہیں کہ "روحا" تک بھاگتا ہے اور روحا مدینہ طیبہ سے "۳۶" میل دور ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۳۸۹، ۳۸۸، ص ۲۰۴)

سوال 31: عید الفطر کس دن ہو گی؟ جاننے کا کیا فارمولہ ہے؟

جواب: نیچے دئے گئے جدول میں ملاحظہ فرمائیں:

1401ھ سے 1500ھ تک کی عید الفطر کا جدول

ش	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	انگریزی ماہ و تاریخ	دن
1	1401	1981	2۔اگست	اتوار
2	1402	1982	23۔جولائی	جمعہ
3	1403	1983	۔جولائی	منگل
4	1404	1984	1۔جولائی	اتوار
5	1405	1985	20۔جون	جمعرات
6	1406	1986	9۔جون	پیر
7	1407	1987	29۔مئی	جمعہ
8	1408	1988	18۔مئی	بدھ
9	1409	1989	7۔مئی	اتوار
10	1410	1990	27۔اپریل	جمعہ
11	1411	1991	16۔اپریل	منگل
12	1412	1992	4۔اپریل	ہفتہ
13	1413	1993	25۔مارچ	جمعرات
14	1414	1994	14۔مارچ	پیر
15	1415	1995	2۔مارچ	جمعہ

16	1416	1996	21۔فروری	بدھ
17	1417	1997	9۔فروری	اتوار
18	1418	1998	30۔جنوری	جمعہ
19	1419	1999	19۔جنوری	منگل
20	1420	2000	8۔جنوری	ہفتہ
21	1421	2000	28۔دسمبر	جمعرات
22	1422	2001	17۔دسمبر	پیر
23	1423	2002	6۔دسمبر	جمعہ
24	1424	2003	26۔نومبر	بدھ
25	1425	2004	14۔نومبر	اتوار
26	1426	2005	3۔نومبر	جمعرات
27	1427	2006	24۔اکتوبر	منگل
28	1428	2007	13۔اکتوبر	ہفتہ
29	1429	2008	2۔اکتوبر	جمعرات
30	1430	2009	21۔ستمبر	پیر

جدول

ش	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	انفریزی ماہ و تاریخ	دن
31	1431	2010	10۔ستمبر	جمعہ
32	1432	2011	31۔اگست	بدھ
33	1433	2012	19۔اگست	اتوار
34	1434	2013	8۔اگست	جمعرات
35	1435	2014	29۔جولائی	منگل
36	1436	2015	18۔جولائی	ہفتہ
37	1437	2016	7۔جولائی	جمعرات
38	1438	2017	26۔جون	پیر
39	1439	2018	15۔جون	جمعہ
40	1440	2019	5۔جون	بدھ
41	1441	2020	24۔مئی	اتوار
42	1442	2021	13۔مئی	جمعرات
43	1443	2022	3۔مئی	منگل
44	1444	2023	22۔اپریل	ہفتہ
45	1445	2024	10۔اپریل	بدھ
46	1446	2025	31۔مارچ	پیر
47	1447	2026	20۔مارچ	جمعہ
48	1448	2027	10۔مارچ	بدھ

49	1449	2028	27۔فروری	اتوار
50	1450	2029	15۔فروری	جمعرات
51	1451	2030	5۔فروری	منگل
52	1452	2031	25۔جنوری	ہفتہ
53	1453	2032	14۔جنوری	بدھ
54	1454	2033	3۔جنوری	پیر
55	1455	2033	23۔دسمبر	جمعہ
56	1456	2034	12۔دسمبر	منگل
57	1457	2035	2۔دسمبر	اتوار
58	1458	2036	20۔نومبر	جمعرات
59	1459	2037	10۔نومبر	منگل
60	1460	2038	30۔اکتوبر	ہفتہ
61	1461	2039	19۔اکتوبر	بدھ
62	1462	2040	8۔اکتوبر	پیر
63	1463	2041	27۔ستمبر	جمعہ
64	1464	2042	16۔ستمبر	منگل
65	1465	2043	6۔ستمبر	اتوار
66	1466	2044	25۔اگست	جمعرات
67	1467	2045	15۔اگست	منگل
68	1468	2046	4۔اگست	ہفتہ

69	1469	2047	24۔جولائی	بدھ
70	1470	2048	13۔جولائی	پیر
71	1471	2049	2۔جولائی	جمعہ
72	1472	2050	21۔جون	منگل
73	1473	2051	11۔جون	اتوار
74	1474	2052	30۔مئی	جمعرات
75	1475	2053	19۔مئی	پیر
76	1476	2054	9۔مئی	ہفتہ
77	1477	2055	28۔اپریل	بدھ
78	1478	2056	17۔اپریل	پیر
79	1479	2057	6۔اپریل	جمعہ
80	1480	2058	26۔مارچ	منگل
81	1481	2059	16۔مارچ	اتوار
82	1482	2060	4۔مارچ	جمعرات
83	1483	2061	21۔فروری	پیر
84	1484	2062	11۔فروری	ہفتہ
85	1485	2063	31۔جنوری	بدھ
86	1486	2064	20۔جنوری	اتوار
87	1487	2065	9۔جنوری	جمعہ
88	1488	2065	29۔دسمبر	پیر

89	1489	2066	19۔دسمبر	اتوار
90	1490	2067	8۔دسمبر	جمعرات
91	1491	2068	29۔نومبر	پیر
92	1492	2069	16۔نومبر	ہفتہ
93	1493	2070	5۔نومبر	بدھ
94	1494	2071	25۔اکتوبر	اتوار
95	1495	2072	14۔اکتوبر	جمعہ
96	1496	2073	3۔اکتوبر	منگل
97	1497	2074	23۔ستمبر	اتوار
98	1498	2075	12۔ستمبر	جمعرات
99	1499	2076	31۔اگست	پیر
100	1500	2077	21۔اگست	ہفتہ

عید الفطر سے دو ماہ دس دن کے بعد "عید الاضحی"۔۳ماہ ایک دن بعد یومِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ۔

سوال32: حدیث میں تکیہ، خوشبو اور تیل کو لوٹانے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

جواب: "شمائل ترمذی" میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہئے (۱) تکیہ (۲) خوشبو و تیل اور (۳) دودھ۔

(جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، الحدیث ۲۱۶، ج۵، ص ۵۴۰)

خوشبو، تکیہ اور دودھ (ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رحمہم اللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیئے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفۃً پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کرلینا چاہیئے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کرلینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

سوال 33: جن کو جن کیوں کہتے ہیں؟

جواب: شارح بخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: لغت میں جن کا معنی ہے ستر اور خفا اور جن کو اسی لئے جن کہتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں لوگ فرشتوں کو بھی جن کہا کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے تھے۔ (عمدۃ القاری ج۔۱۔ص ۶۴۴)

سوال 34: جنات کس دن پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت سیدنا ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرشتوں کو بدھ کے دن، جنات کو جمعرات کے دن اور سیدنا آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا۔

(جامع البیان فی تاویل القرآن۔ج۔۱۔ص۲۳۷)

سوال35:جنات کو کب پیدا کیا گیا؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے جنت کو جہنم سے پہلے ،اپنی رحمت کی اشیاء کو اپنے غضب کی چیزوں سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج و چاند کو ستاروں سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، دریا کو خشکی سے پہلے، فرشتوں کو جنوں سے پہلے، جنوں کو انسانوں سے پہلے اور نر کو مادہ سے پہلے پیدا فرمایا۔ (کتاب العظمۃ ص۲۹۹)

سوال36:سب سے پہلے صوف کا لباس کس نے پہنا؟

جواب: منقول ہے کہ بے شک سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ عنہا نے صوف کا لباس پہنا، حضرت موسیٰ، عیسیٰ اور یحیی (علیہم السلام) اس لباس کو پہنا کرتے تھے، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو سب نبیوں سے افضل ہیں، بھی ایک عباء زیبِ تن فرمایا کرتے تھے جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ (منہاج العارفین ص ۳۵)

سوال37:ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کس دن ہو گی ؟ معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جس سنہ ہجری کے قمری مہینے کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو اس کے سنہ کو ۸ سے تقسیم کر دیں، تقسیم کرنے کے بعد جو باقی بچے اس کو جدول میں دئے ہوئے عدد کے سامنے مہینہ اور دن دیکھیں۔ مثلاً سنہ ۱۴۴۲ ہجری کی پہلی شوّال المکرم کس دن ہو گی ؟ پس ۱۴۴۲ کو ۸ سے تقسیم کیا تو باقی ۲ بچا، اب ۲ کے سامنے اور شوّال کے نیچے دیکھا تو جمعہ نکلا، اور واقعی پہلی شوّال ۱۴۴۲ ہجری کو جمعہ تھا۔ پس اس قاعدے اور جدول کی مدد سے آپ گزرے

ہوئے اور آنے والے قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کا دن معلوم کر سکتے ہیں۔اور اگر تقسیم کرنے کے بعد کچھ نہ بچے تو اس کا فارمولہ اس میں شامل نہیں۔

نقشہ

عدد	ربیع الآخر رمضان	جمادی الاولی	محرّم شوّال	جمادی الاخری ذی القعدہ	صفر رجب	ربیع الاوّل ذی الحجہ	شعبان
1	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
2	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل
3	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار
4	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
5	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر
6	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر
7	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ

نوٹ: علم ہیئت، علمِ توقیت، علمِ تقویم اور علمِ طب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب بنام **"تسلیم التوقیت"** مصنف: شانِ گرہ مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

سوال 38: سب سے پہلے گھوڑے پر کس نے سواری فرمائی؟

جواب: سب سے پہلے گھوڑے پر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سواری فرمائی۔ آپ سے پہلے یہ وحشی اور جنگلی چوپایہ تھا۔اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم لوگ گھوڑے کی سواری کرو کیونکہ یہ تمہارے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی میراث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیویوں کے بعد

سب سے زیادہ گھوڑا محبوب تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ گھوڑا میدانِ جنگ میں یہ تسبیح پڑھتا ہے ''سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ'' خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند گھوڑے تھے جن پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ کون کون سی سواریاں آپ کو پسند ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ گھوڑا اور گدھا اور اونٹ کیونکہ گھوڑا اولو العزم رسولوں کی سواری ہے اور اونٹ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب و حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے اور گدھا حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر علیہما السلام کی سواری ہے اور میں کیوں نہ اس چوپائے (یعنی گدھے) سے محبت رکھوں جس کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا۔(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۳۲۷)

سوال 39: سب سے پہلے ترازو کس نے قائم کیا؟

جواب: سب سے پہلے ترازو قائم کرنے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔
(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

سوال 40: سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟

جواب: سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ جیسے کہ عجائب القرآن مع غرائب القرآن میں ہے:

سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ کپڑوں کے سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی۔ اس سے پہلے لوگ جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم

نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں۔ یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل فرمائے۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا بکثرت درس دیا کرتے تھے۔ اس لئے آپ کا لقب "ادریس" ہو گیا۔ اور آپ کا یہ لقب اس قدر مشہور ہو گیا کہ بہت سے لوگوں کو آپ کا اصلی نام معلوم ہی نہیں۔ قرآن مجید میں آپ کا نام "ادریس" ہی ذکر کیا گیا ہے۔(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھالیا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے مروی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں، کیسا ہوتا ہے؟ لہذا تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ۔ ملک الموت نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اُسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی اور آپ زندہ ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الٰہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم کو دیکھ کر آپ نے داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو، میں اس دروازے سے گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ، وہ آپ کو جنت میں لے گئے۔ آپ دروازوں کو کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد ملک الموت نے کہا کہ اب آپ اپنے مقام پر تشریف لے چلئے۔ آپ نے فرمایا کہ اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ تو موت کا مزہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا

ہے کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لئے خداوندِ قدوس نے یہ فرمایا ہے کہ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ جنت میں داخل ہونے والے جنت سے نکالے نہیں جائیں گے۔ اب مجھے جنت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی بھیجی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے ہی اذن سے جنت میں داخل ہوئے۔ لہٰذا تم انہیں چھوڑ دو۔ وہ جنت ہی میں رہیں گے۔ چنانچہ حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں کے اوپر جنت میں ہیں اور زندہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۵۵۶۔۵۵۷، مریم: ۵۶۔ ۵۸)

سوال 41: سب سے پہلے ”اَمَّا بَعْدُ“ کس نے کہا؟

جواب: اس کے بارے میں چند اقوال ہیں:

(۱)۔۔۔امام دار قطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (متوفی ۳۸۵ھ) نے ”غَرَائِبُ مَالِك“ میں نقل فرمایا کہ جب مَلَكُ الْمَوْت حضرت سیّدُنا عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَام حضرت سیّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِيِّنَاوَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سیّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِيِّنَاوَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی گفتگو میں اس لفظ (یعنی اَمَّا بَعْدُ) کو ذکر فرمایا۔ اگر یہ صحیح ہو تو آپ عَلَيْهِ السَّلَام ہی وہ سب سے پہلی ہستی ہیں جس نے اس لَفْظ کو اِستعمال فرمایا۔

(۲)۔۔۔اس کی اِبتدا **حضرت سیّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِيِّنَاوَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے کی۔

(۳)۔۔۔**قس بن ساعدہ** نے اس کی اِبتدا کی۔

(۴)۔۔۔**کَعْب بن لُؤی** سے اس کی اِبتدا ہوئی۔

(۵)۔۔۔یُعْرَبْ بِنْ قَحْطَان نے سب سے پہلے اِستعمال کیا۔

(۶)۔۔۔ایک قول کے مطابق سب سے پہلے **سُبْحَان** نے یہ لفظ بولا۔

(عمدۃ القاری، کتاب الجمعۃ، باب من قال فی الخطبۃ ...الخ، ج۵، ص۸۷، بتقدم وتأخر)

سوال42:سب سے پہلے قرآن کا نام مصحف کس نے رکھا؟

جواب: قرآن پاک کو جمع کر کے سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہی اس کو "مُصْحَفْ" کا نام دیا۔(الکامل فی التاریخ، ج۲، ص۲۷۲، تاریخ الخلفاء، ص۵۹)

سوال43:سب سے پہلے کس نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا؟

جواب: "نمرود" بڑے طنطنے کا بادشاہ تھا سب سے پہلے اس نے اپنے سر پر تاج شاہی رکھا اور خدائی کا دعویٰ کیا۔ یہ ولد الزنا اور حرامی تھا اور اس کی ماں نے زنا کرالیا تھا جس سے نمرود پیدا ہوا تھا کہ سلطنت کا کوئی وارث پیدا نہ ہو گا تو بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ لیکن یہ حرامی لڑکا بڑا ہو کر بہت اقبال مند ہوا اور بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔ مشہور ہے کہ پوری دنیا کی بادشاہی صرف چار ہی شخصوں کو ملی جن میں سے دو مؤمن تھے اور دو کافر۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ذوالقرنین تو صاحبان ایمان تھے اور نمرود و بخت نصر یہ دونوں کافر تھے۔ نمرود اپنی سلطنت بھر میں صرف ان ہی لوگوں کو خوراک کا سامان دیا کرتا تھا جو لوگ اس کی خدائی کو تسلیم کرتے تھے۔(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۲۶۴)

سوال44:سب سے پہلے زیتون کا درخت کہاں اگا؟

جواب: قرآن مجید میں مبارک درخت سے مراد "زیتون" کا درخت ہے۔ طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد یہ سب سے پہلا درخت ہے جو زمین پر اُگا اور سب سے پہلے جہاں اُگا وہ کوہِ طور ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا سے ہم کلام ہوئے۔ زیتون کے درخت کی عمر

بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض عالموں نے فرمایا ہے کہ تین ہزار برس تک یہ درخت باقی رہتا ہے۔(تفسیر صاوی، ج۴، ص ۱۳۶۰، پ۱۸، المومنون:۲۰)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زیتون میں بہت سے فوائد اور منفعتیں ہیں۔ اس کے تیل سے چراغ جلایا جاتا ہے اور یہ بطور سالن کے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی سر اور بدن پر مالش بھی کرتے ہیں اور یہ چمڑے کی دباغت میں بھی کام آتا ہے اور اس سے آگ بھی جلاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی جز بیکار نہیں۔ یہاں تک کہ اس کی راکھ سے ریشم دھو کر صاف کیا جاتا ہے اور یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مکانوں اور مقدس زمینوں میں اگتا ہے اور اس کے لئے ستر انبیائے کرام نے برکت کی دعا مانگی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس دعاؤں سے بھی یہ درخت سر فراز ہوا ہے۔ (تفسیر صاوی، ج۴، ص ۱۴۰۵، پ۱۸، نور:۳۵)

سوال 45: سب سے پہلے لوحِ محفوظ میں کیا لکھا گیا؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جو چیز لَوحِ محفوظ میں لکھی وہ یہ ہے کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کر لیا اور میری نازل کی ہوئی مصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو صِدّیق لکھا ہے اور اس کو صِدّیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مصیبت پر صَبْر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنالے۔ (تفسیر قرطبی ج۱۰،ص۲۱۰)

سوال46:سب سے پہلے چیچک کی بیماری عرب میں کب پیدا ہوئی؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہاڑ پر چڑھ کر اَبرَہَہ کے لشکر کو دیکھ رہے تھے اسی دوران اللہ نے سیاہ پرندے بھیجے جن کی چونچیں سُرخ اور گردنیں سبز اور لمبی تھیں۔یہ پرندے اَبرَہَہ کے لشکر پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں گراتے، جسے بھی وہ کنکری لگتی وہ فوراًہلاک ہو جاتا کچھ ہی دیر میں سارے کا سارا لشکر تباہ وبرباد ہو گیا۔

حضرت عِکْرِمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ جسے وہ کنکری لگتی وہ چیچک (یعنی ایسی بیماری جس کی وجہ سے جسم پر دانے نکل آتے ہیں) میں مبتلا ہو جاتا،چیچک کی بیماری سب سے پہلے عرب میں اسی دوران پیدا ہوئی۔(فیضان ریاض الصالحین ص ۴۳)

سوال47:سب سے پہلے کس نے چونے اور اینٹوں سے عِمارَت تعمیر کروائی؟

جواب: منْقُول ہے کہ سب سے پہلے فِرْعَون نے چونے اور اینٹوں سے عِمارَت تعمیر کروائی اور سب سے پہلے یہ کام (اس کے وزیر) ہامان نے کیا، پھر دیگر سرکش لوگوں نے ان دونوں کی پیروی کی اور یہی زیب وزِیْنَت ہے۔(قوت القلوب ج ۲ ص ۵۱۲)

سوال48:دُنیا میں سب سے پہلا اخبار کہاں سے اور کون سا نکلا؟

جواب:اَخبار کی تاریخ بَہُت پُرانی ہے،ایک اندازے کے مطابق 104ء میں چین کے اندر کاغذ کی اِیجاد ہوئی،سب سے پہلا چھاپہ خانہ (Printing Press) وہیں بنا اور ایک تحقیق کے مطابِق سب سے پہلا مطبوعہ اخبار بھی چین ہی میں بَنام "گزٹ ٹی پاؤ" (یعنی مَحَل کی خبریں) جاری ہوا۔بَرِّعظیم پاک وہند کے پہلے اردو اخبار کا نام "جامِ جہاں نُما" ہے جس کا سنِ اشاعت مارچ 1822ء ہے۔(اخبار کے بارے میں سوال جواب ص ۲)

سوال49:انسانی معلومات کا سب سے پہلا ذریعہ کون سا ہے؟

جواب: انسانی معلومات کا سب سے پہلا ذریعہ مشاہدہ ہی ہے، کہ انسان جب آنکھ کھولتا ہے تو چیزوں کو دیکھتا ہے۔(عقیدۂ آخرت ص ۳۰)

سوال50:اسلام میں مرتد کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:مُرتَد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تَعَرُّض نہ کیا گیا(یعنی روک ٹوک نہ کی گئی)تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہوں گے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقّی پذیر ہو گا، جس کی وجہ سے اَمنِ عامّہ میں خَلل پڑے گا، لہٰذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مُقتَضائے حکمت(یعنی مَصلَحت کا تقاضا)تھا۔اب چُونکہ حکومتِ اسلام ہندوستان میں باقی نہیں، کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا، ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فَساد پیدا ہوتا ہے، نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں، ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں، ان تمام خرابیوں کا باعِث یہی نیا مذہب ہے۔ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن وحدیث میں ارشاد ہوئی، اگر مسلمان اُس پر عمل کریں تمام قِصّوں سے نَجات پائیں دنیاو آخِرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل مَیل جُول چھوڑ دیں، سلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن کے ساتھ کھانا پینا، اُن کے یہاں شادی بیاہ کرنا غَرَض ہر قسم کے تعلُّقات ان سے قَطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ 9ص175)

عورت یا بچّہ مُرتَد ہو تو سزا

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مزید فرماتے ہیں: عورت یا نابالغ سمجھ وال (یعنی سمجھدار) بچّہ مُرتَد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے۔ بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے۔

(بہارِ شریعت حصّہ 9 ص 175، عالمگیری ج 2 ص 254)

سوال 51: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی معرفت کیوں نہیں ہوتی؟

جواب: معرفت اس چیز کی حاصل ہوتی ہے جو دکھائی دے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دکھائی ہی نہیں دیتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جان سے بھی قریب فرمایا ہے۔ پس جب جان کی معرفت حاصل نہیں ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کیسے حاصل ہو۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نور ہیں اور نور کی معرفت بشر سے باہر ہے۔

سوال 52: قرآنِ پاک میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم میں لفظِ صَلوٰۃ کم و بیش ۶۷ مرتبہ اور لفظِ صَلَوٰت ۵ مرتبہ آیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

لفظِ صلوۃ سورۃ البقرۃ میں ۹ بار، سورۃ النساء میں ۹ بار، سورۃ المائدۃ میں ۶ بار، سورۃ الانعام میں ایک بار، سورۃ الاعراف میں ایک بار، سورۃ الانفال میں ایک بار، سورۃ التوبۃ میں ۵ بار، سورۃ یونس، ہود اور رعد میں ایک ایک بار، سورۃ ابراہیم میں ۳ بار، سورہ بنی اسرائیل میں ایک بار، سورہ مریم میں ۳ بار، سورہ طٰہٰ میں ۲ بار، سورۃ الانبیاء میں ایک بار، سورۃ الحج میں ۳ بار، سورۃ النور میں ۴ بار، سورۃ النمل میں ایک بار، سورۃ العنکبوت میں ۲ بار، سورہ

روم میں ایک بار، سورہ لقمٰن میں ۲ بار، سورۃ الاحزاب میں ایک بار، سورۃ الفاطر میں ۲ بار، سورۃ الشوری اور سورۃ المجادلہ میں ایک ایک بار، سورۃ الجمعہ میں ۲ بار اور سورہ مزمل و سورۃ البینہ میں ایک ایک بار آیا ہے۔ جبکہ لفظِ صلوٰت سورۃ البقرہ میں ۲ بار اور سورۃ التوبہ، سورۃ الحج و سورۃ المؤمنون میں ایک ایک بار آیا ہے۔

سوال 53: غم دور ہونے اور عقل بڑھنے کا نسخہ کیا ہے؟

جواب: حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنا لباس صاف رکھے اس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اس کی عقل میں اضافہ ہو گا۔

(احیاء العلوم ج ا ص ۵۶۱)

سوال 54: زمین اور آسمان میں سے کون افضل ہے؟

جواب: اللہ تبارک و تعالی زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تو ان کا آپس میں یوں مناظرہ ہوا:

فلک بولا: مجھ میں ماہ و خورشید درخشاں ہیں۔ زمین بولی: مجھ میں لعل ہیں گلہائے خنداں ہیں۔ فلک بولا: زمین سے مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں۔ زمین بولی: فلک سے مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں۔ فلک بولا: مجھ میں کہکشاں تاروں کی جڑی ہو گی۔ زمین بولی: مجھ میں پھولوں کی لڑی ہو گی۔ فلک بولا: گھٹا اٹھ کر میری تجھ کو گھٹا دے گی۔ زمین بولی: مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی۔ فلک بولا: تارے مجھ میں ہیں تاروں سے زینت ہے۔ زمین بولی: غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نکہت ہے۔ فلک بولا: ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے۔ زمین بولی: مجھ میں طور ہے ،مکہ مدینہ ہے۔ فلک بولا: مجھ پر کرسی و عرشِ عُلیٰ ہوں گے۔ زمین بولی: مجھ میں اولیاء انبیاء ہوں گے۔

گویا یہ مناظرہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا، مگر جب اللہ کریم کے رسولِ عظیم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے آکر زمین کو تسکین بخشی تو زمین رسولِ عظیم علیہ الصلوۃ و تسلیم کے مبارک قدمین شریفین کو چوم کر مستی میں جھوم کر کہنے لگی:

زمین بولی: ہاں! ہاں! اے آسمان! میں تجھ سے بہتر ہوں کہ میرے اوپر امام الانبیاء ، سرورِ اصفیاء، محبوبِ کبریاء جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر آسمان لاجواب ہو گیا اور اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے اپنا سر جھکا کر دعا کی: اے اللہ! اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کراتا کہ ان کے قدومِ میمنت لزوم کو میں بھی چوموں اور پھر زمین کے سامنے کہہ سکوں: کہ ہاں! میں نے بھی اللہ کریم کے رسولِ عظیم علیہ الصلوۃ و التسلیم کے مبارک قدمین شریفین کے بوسے لئے ہیں۔

عاشقوں کے امام ،امامِ عشق و محبت، اعلی حضرت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان زمین کے اس طعنے اور اس طعنے سے آسمان کے جھک جانے کو کس پیارے انداز میں شعر کا جامہ پہنا کر قلم بند کرتے ہیں:

خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے — سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا
اے مدّعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے — اس خاک میں مدفوں شہِ بطحا ہے ہمارا
ہے خاک سے تعمیر مزارِ شہِ کونین — معمور اِسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا
ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی — آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا

(شرح کلام رضا فی نعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ص ۹۱)

سوال55:انسان کی زندگی میں خوشی کم اور غم زیادہ کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: انسان کی زندگی میں خوشی کم اور غم زیادہ ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر پر ۳۹دن غم کی بارش اور ایک دن خوشی کی بارش ہوئی تھی۔

سوال56:بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق جدید سائنس کیا کہتی ہے؟

جواب: بچے کی جنس کی تعیین(یعنی لڑکا پیدا ہو گا یا لڑکی)کے متعلق جدید میڈیکل سائنس یہ کہتی ہے کہ:"بچے کی جنس کا انحصار مرد کی منی یا سپرم پر ہوتا ہے، عورت کے بیضے پر نہیں۔ مرد کے ایک جرثومے کے اندر 23 کروموسومز ہوتے ہیں۔اسی طرح عورت کے ایک بیضے کے اندر بھی 23 کروموسومز ہوتے ہیں۔ جب جرثومے اور بیضے کا ملاپ ہوتا ہے تو یہ سب جرثومے جوڑوں کی شکل میں مل جاتے ہیں۔ اس طرح کل 23جوڑے بن جاتے ہیں یعنی کل کروموسومز کی تعداد 46ہوتی ہے۔ان میں سے 22جوڑے غیر جنسی ہوتے ہیں اوران کو آٹوسوم کہا جاتا ہے۔ جبکہ 23 واں جوڑا جنسی جوڑا ہوتا ہے۔ اور یہی جوڑا جنین(یعنی بچے) کی جنس کا تعین کرتا ہے کہ وہ لڑکا ہو گا یا لڑکی۔ مرد کے جرثومے کے اندر دو اقسام کے کروموسومز تشکیل پاتے ہیں۔ جن کو ایکس 'X' یا وائی 'Y' کہا جاتا ہے۔ مگر عورت کے بیضے کے اندر تمام کروموسومز 'X'نوعیت کے ہوتے ہیں۔ کروموسومز کو یہ نام اِن حروف سے مشابہت کی بنا پر دیئے گئے ہیں۔ وائی "Y' کروموسوم میں مذکر جنس ہوتا ہے جبکہ ایکس "X" کروموسوم میں مونث جنس ہوتا ہے۔

اور بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق اسلام نے ۱۴۰۰، سال قبل ہی اعلان فرما دیا تھا کہ "اس کا دارومدار مرد پر ہی ہے" جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰىۙ(۴۵)(پ۲۷،النجم،۴۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نَر اور مادہ۔

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰىۙ(۴۶)(پ۲۷،النجم،۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: نطفہ سے جب ڈالا جائے۔

نطفہ انسان کے اعضاے تناسل سے نکلنے والے منی کے پانی کو کہتے ہیں اور **تُمْنٰی** کا مطلب ہے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے۔ پس اس آیت میں بتایا گیا کہ بچے کی جنس کا انحصار مرد کی منی پر ہے کہ وہی اپنی منی کو ٹپکاتا ہے اور یہ جدید میڈیکل سائنس نے ہمیں حال ہی میں بتایا ہے۔

اور سورۃ القیامہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے:

اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰىۙ(۳۷)(پ۲۹،القیامۃ،۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا جو (رحم مادر میں) گرائی جائے۔

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰىۙ(۳۸)(پ۲۹،القیامۃ،۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰىؕ(۳۹)(پ۲۹،القیامۃ،۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: تو اس سے دو جوڑے بنائے مرد اور عورت۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ یہی ارشاد فرمارہا ہے کہ مرد کی منی کا تھوڑا سا حصہ یا مقدار یا قطرہ جو عورت کے رحم کے اندر ٹپکایا جاتا ہے، وہی بچے کی جنس کا ذمہ دار ہے۔

سوال 57: رحم میں بچے کی کیسی حالت ہوتی ہے؟

جواب: بچے کی ٹھوڑی اس کے گھٹنوں پر رکھی ہوتی ہے اور دونوں ہاتھ چہرے پر

رکھے ہوتے ہیں،بچہ مشیمہ نام کی جھلی میں لپٹا ہوتا ہے۔ فلسفی کہتے ہیں:"ماں کے رحم میں لڑکی کا چہرہ اپنی ماں کے چہرے کی طرف ہوتا ہے اور لڑکے کا چہرہ ماں کی کمر کی طرف ہوتا ہے"۔

(فردوس الحکمت ص ۴۴)

جبکہ بہارِ شریعت میں ہے:"ذمیہ کو مسلمان کا حمل تھا وہ مر گئی اگر بچے میں جان پڑ گئی تھی تو اُسے مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کریں اور اس کی پیٹھ قبلہ کو کر دیں کہ بچے کا منہ قبلہ کو ہو،اس لیے کہ بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اُس کا منہ ماں کی پیٹھ کی طرف ہوتا ہے۔

(بہار شریعت ج۱،ص۸۱۶)

سوال58:رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی اس کی پہچان کیسے ہو گی؟

جواب: اس کی پہچان کے لئے قدیم اطباء نے کئی طریقے بیان کئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)۔۔۔اگر لڑکا رحم میں ہو گا تو حاملہ عورت کے رحم اور چھاتی میں حرکت ہوتی ہے۔(فردوس الحکمت ص ۴۷)

(۲)۔۔۔حاملہ عورت اگر کھڑی ہے اس کو بلایا جائے تو وہ چلنے کے لئے داہنا قدم پہلے اٹھائے تو اس کے حمل میں لڑکا ہے،اگر بایاں قدم پہلے اٹھا کر چلے تو لڑکی ہے۔(فردوس الحکمت ص ۴۷)

(۳)۔۔۔اگر دورانِ حمل حاملہ کا رنگ نکھر جائے تو لڑکا پیدا ہو گا اور اگر نہ نکھرے بلکہ خراب ہو جائے تو لڑکی پیدا ہو گی،کیونکہ لڑکا گرم مزاج ہوتا ہے اور گرمی میں رنگ نکھرتا ہے جبکہ لڑکی سرد مزاج ہوتی ہے اور سردی میں رنگ خراب سبزی مائل ہوتا ہے۔(فردوس الحکمت ص ۴۸)

(۴)۔۔۔اگر عورت کی داہنی آنکھ اور رحم کے داہنی طرف بوجھ محسوس ہو تو لڑکا پیدا ہو گا،اور اگر بوجھ رحم اور آنکھ میں بائیں جانب ہو تو لڑکی پیدا ہو گی۔(فردوس الحکمت ص ۴۸)

سوال59:علمِ غیبِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر عقلی دلائل کیاہیں؟

جواب: علمِ غیبِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر تین عقلی دلائل ملاحظہ کیجئے:

(۱)۔۔۔چند سال کامل استاد کی صحبت میں رہ کر انسان عالم بن جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبلِ ولادت کروڑوں سال رب تعالی کی بارگاہِ خاص میں حاضر رہے تو کیونکر کامل عالم نہ ہوں گے۔یقیناً اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کامل عالم(یعنی ہر چیز کو جاننے والے)ہیں۔(جاءالحق ص۸۱)

(۲)۔۔۔اگر شاگرد کے علم میں کچھ کمی رہے تو اس کی صرف چار ہی وجہ ہو سکتی ہے:(۱)۔پہلی یہ کہ شاگرد نا اہل تھا، جس کی وجہ سے استاد سے پورا فیض نہ لے سکا۔(۲)۔دوسری یہ کہ خود استاد کامل نہ تھا جس کی وجہ سے مکمل سکھا نہ سکا۔(۳)۔تیسری یہ کہ استاد بخیل تھا جس کی وجہ سے شاگرد کو پورا علم نہ دیا، یا استاد کے نزدیک اس شاگرد سے زیادہ پیارا کوئی دوسرا شاگرد تھا جس کی وجہ سے اس کو پورا علم نہ دیا اور دوسرے کو دے دیا۔(۴)۔چوتھی یہ کہ استاد نے جو کتاب پڑھائی وہ ناقص تھی کہ اس میں پورا علم نہ تھا۔

پس ان چار وجہوں کی وجہ سے شاگرد کا علم کم اور ناقص ہوتا ہے، مگر یہاں دیکھئے سکھانے والا اللہ، سیکھنے والا رسول اللہ، کتاب، کتاب اللہ، جس میں ہر خشک وتر، بحر وبر، گل و ثمر ،پاسٹ وفیوچر ہر چیز کا علم موجود ہے۔بتاؤ!کیا اللہ العلیم کامل استاد نہیں؟کیا رسولِ عظیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم لائقِ شاگرد نہیں؟کیا قرآنِ عظیم کامل کتاب نہیں؟

جب اللہ کامل استاد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کامل شاگرد، اور کتاب اللہ کامل کتاب، جس میں فرمایا:

"اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ "ترجمۂ کنز الایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔(پ۲۷،الرحمن،۱۔۲) پھر اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا علم ناقص کیوں؟

(جاء الحق ص ۸۱۔۸۲)

(۳)۔۔۔ غیبوں کی غیب رب تعالی کی ذات ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب شبِ معراج اپنی ظاہری مبارک آنکھوں سے رب کو دیکھ لیا تو اب عالَم کیا چیز ہے جو اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے چھپ سکے۔(جاء الحق ص ۸۲)

تبھی تو امامِ عشق و محبت، امامِ اہلِ سنّت، جن کا لقب اعلی حضرت، مجددِ دین و ملّت علیہ رحمۃ اللہ العزت ہے لکھتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

سوال 60: قمری (یعنی ہجری) مہینہ اور سال کتنے دنوں کا ہوتا ہے؟

جواب: قمری (یعنی ہجری) مہینہ اوسطاً ۲۹ دن، ۱۲ گھنٹے، ۴۴ منٹ، ۵ سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ ۲۹ دن، ۱۲ گھنٹے، ۴۴ منٹ کا ہوتا ہے۔ پس ان لوگوں نے منٹ کے بعد سیکنڈ کا اعتبار نہیں کیا ہے۔(ہدایۃ التقویم ص ۷)

قمری (ہجری) سال میں کبھی ۳۵۴ دن اور کبھی ۳۵۵ دن ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۲۹ دن، ۱۲ گھنٹے، ۴۴ منٹ، ۵ سیکنڈ کو ۱۲ سے ضرب (multiple) دینے پر قمری سال کی اوسط مدّت ۳۵۴ دن، ۸ گھنٹے، ۴۸ منٹ بنتے ہیں۔ اور بعض لوگوں کے قول کے مطابق ۳۵۴ دن، ۸ گھنٹے، ۴۸ منٹ بنتے ہیں۔(ہدایۃ التقویم ص ۸)

سوال61: عرب شریف میں ہندوستان کی بنسبت چاند ایک دن پہلے ہو جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہ بہت اچھا سوال ہے، کیونکہ سگِ عطار (یعنی مصنف) نے بھی جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے لے کر آج تک یہی دیکھتا اور سنتا آ رہا ہے کہ عرب شریف میں ہندوستان کی بنسبت ایک دن پہلے چاند ہو جاتا ہے۔ اس کی روداد غور سے سنئے:

عرب شریف میں قرونِ ثلاثہ سے اسلامی تواریخ کا مدار رؤیت ہلال پر رہا اور یہی شریعت کی تعلیم ہے، مگر کچھ عرصہ قبل سعودی حکمرانوں نے اس معیار کو ختم کر دیا، اس کی وجہ یہ بتائی کہ رؤیتِ ہلال کو معیار بنانے سے مسئلہ یہ در پیش ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر چاند دکھائی دیتا ہے اور بعض مقامات پر نہیں دکھائی دیتا، جس کی وجہ سے اختلاف رونما ہوتا ہے، لہذا ہم چاہتے ہیں کہ پوری دنیا میں تمام عالمِ اسلام ایک دن اپنے قمری مہینے کا آغاز کریں تاکہ کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہ رہے، پس اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک مجلس بٹھائی جس میں طویل بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے پایا کہ چاند کی پیدائش (New Moon) پر اسلامی کیلنڈر کا مدار رکھا جائے، کیونکہ چاند کی پیدائش کے اوقات ہم سائنسی حسابات کے ذریعے وقت سے پہلے معلوم کر سکتے ہیں، اور پوری دنیا میں چاند کی پیدائش ایک وقت میں ہوتی ہے۔

کافی عرصے تک سعودی حکومت کا یہی سلسلہ رہا، مگر اہلِ اسلام کی طرف سے ان کی شدید مخالفت ہونے لگی، بالآخر انہوں نے اپنے معیار میں کچھ تبدیلی کی اور کہا کہ اگر چاند مطلع یعنی افق (Horizon) پر موجود ہوا اگرچہ ایک منٹ کے لئے ہی سہی تو ہم رؤیتِ ہلال کا اعلان کر دیں گے۔

یہ سلسلہ بھی کافی عرصہ چلتا رہا، لیکن اس پر بھی اعتراضات بدستور ہوتے رہے، آخرِ کار ۲۰۱۶ء کے قریب انہوں نے اپنا معیار ایک مرتبہ پھر بدل دیا، وہ یہ کہ اگر سائنسی لحاظ سے پوری دنیا میں کسی بھی ملک میں امکانِ رؤیت ہو گی تو ہم رؤیتِ ہلال کا اعلان کر دیں گے۔

اس وجہ سے ہندوستان کی بنسبت وہاں ایک دن پہلے عید وغیرہ منالی جاتی ہے اگرچہ وہاں چاند نہ نظر آیا ہو۔

سوال 62: کس عیسوی سال کی فروری ۲۹ اور کس عیسوی سال کی فروری ۲۸ دن کی ہوتی ہے؟

جواب: جو سنہ عیسوی ۴ سے پورا پورا تقسیم (divide) ہو جائے، اس سال کی فروری ۲۹ دن کی ہوگی، اور جو سنہ عیسوی ۴ سے پورا پورا تقسیم (divide) نہ ہو، اس سال کی فروری ۲۸ دن کی ہوگی۔ مثلاً سنہ ۲۰۲۰، ۴ سے پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے لہذا ۲۰۲۰ کی فروری ۲۹ کی ہوگی، اور ۲۰۲۳،۲۰۲۲،۲۰۲۱، یہ تینوں سنہ عیسوی ۴ سے پورا پورا تقسیم نہیں ہوتے اس لئے ان سالوں کی فروری ۲۸ دن کی ہوگی۔ (بدایۃ التقویم ص ۱۱)

سوال 63: عیسوی تاریخ کا دن معلوم کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: اگر کسی عیسوی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل سات قاعدوں پر عمل کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے:

(۱)۔۔۔ اس سنہِ عیسوی میں سے ایک عدد کم کیجئے۔ مثلاً ۶ مئی ۲۰۲۲ کا دن معلوم کرنا ہے تو ۲۰۲۲ میں ایک عدد کو کم کیا تو ۲۰۲۱ ہوا۔

(۲)۔۔۔عیسوی سال کی صدی کو ۳ میں ضرب (گڑا) دے کر حاصلِ ضرب کو محفوظ کر لیجئے۔۲۰۲۱کی صدی ۲۰ ہے۔

(۳)۔۔۔عیسوی سال کی صدی کو ۴ پر تقسیم (بھاگ) کر کے خارجِ قسمت کو محفوظ کر لیجئے۔یعنی ۲۰کو۔

(۴)۔۔۔عیسوی سال کے باقی حصے کو ۴ پر تقسیم (بھاگ) کر کے خارجِ قسمت کو محفوظ کر لیجئے۔یعنی ۲۱کو۔

(۵)۔۔۔کل عیسوی سال کو ۷ پر تقسیم (بھاگ) کر کے باقی بچے کو محفوظ کر لیجئے۔یعنی ۲۰۲۱ کو۔

(۶)۔۔۔ایک جنوری سے ۶ مئی تک جتنے ایام بنتے ہیں ان کو جمع کر کے مزید ایک عدد بڑھا کر ۷ پر تقسیم (بھاگ) کر کے باقی کو محفوظ کر لیجئے۔

(۷)۔۔۔اب آخر میں پانچوں محفوظ عددوں کو جمع کر کے ۷ پر تقسیم (بھاگ) کیجئے۔

اب اگر ایک باقی بچے تو اتوار، ۲ باقی بچے تو پیر، ۳ باقی بچے تو منگل، ۴ باقی بچے تو بدھ، ۵ باقی بچے تو جمعرات، ۶ باقی بچے تو جمعہ، اور ۷ باقی بچے یا صفر تو سنیچر۔مثال کے طور پر:۶ مئی ۲۰۲۲ کا دن معلوم کرنا ہے۔

۲۰کو۳ سے ضرب دیا تو۶۰ ہوا۔	۶۰محفوظِ اوّل
۲۰کو۴ سے تقسیم کیا تو خارجِ قسمت ۵ ہوا۔	۵محفوظِ ثانی
۲۱کو۴ سے تقسیم کیا تو خارجِ قسمت ۵ ہوا	۵محفوظِ ثالث
۲۰۲۱کو۷ سے تقسیم کیا تو باقی ۵ بچا	۵محفوظِ رابع

ایک جنوری سے ۶ مئی تک کے کل ایام:۱۲۶ میں ۱ کو جمع کیا تو ۱۲۷۔ اب ۱۲۷ کو ۷ سے تقسیم کیا تو باقی ۱ بچا۔ محفوظِ خامس

پانچوں کا مجموعہ:۶۷ ہوا، اب ۶۷ کو ۷ سے تقسیم کیا تو باقی ۶ بچا۔ پس قاعدے کے مطابق ۶ بجنے پر ۶ مئی ۲۰۲۲ کو جمعہ کا دن ہوگا۔ (ھدایۃ التقویم ص ۲۲۔ ۲۳)

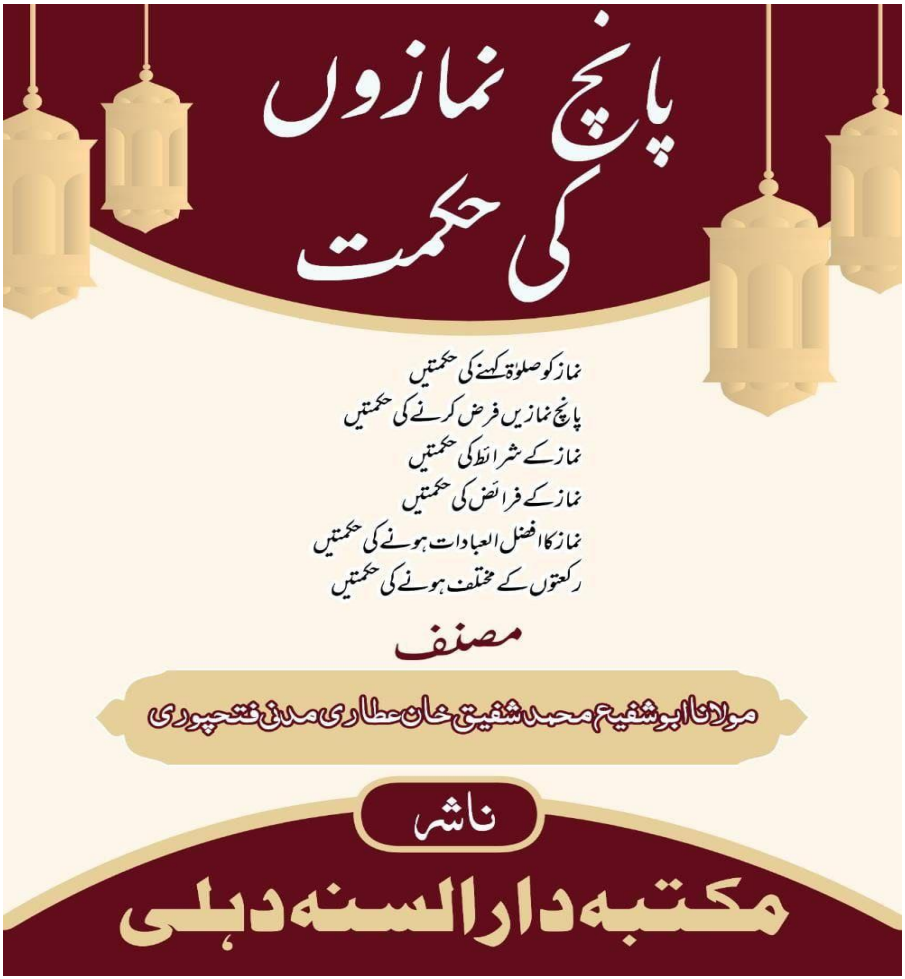
پانچ نمازوں کی حکمت
نماز کو صلوٰۃ کہنے کی حکمتیں
پانچ نمازیں فرض کرنے کی حکمتیں
نماز کے شرائط کی حکمتیں
نماز کے فرائض کی حکمتیں
نماز کا افضل العبادات ہونے کی حکمتیں
رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
ناشر
مکتبہ دارالسنہ دہلی

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے
اس QR Code کو Scan کیجیئے

Maktaba Darussunna Agra
ki kitabon ka QR code